

3509, Ch. Fuzal Ahmad
A.D. 1. of Schools. B.P.B.T.
District Shikhar
THELUM



جلد ۳۲۲ ۲۳ ماہ امان ۲۵ ۱۳۶۵ ۱۸ ربیع الثانی ۲۳ مارچ ۱۹۲۶ء نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا عیسیٰ اِنِّیْ مُتَوَقِّئُکَ ذَرِّ اَفْعٰکِ اِلٰی کَانَ صَحیحِ مُطَلَب

مذہب مسیح

قادیان ۲۲ مارچ . حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
کی طبیعت اچھی ہے . الحمد للہ
کیٹن اقبال احمد صاحب شمیم کے ہاں ۲۰ مارچ
کو لڑکا تولد ہوا . خدا تعالیٰ مبارک کرے .
مولود خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کا
نواسہ ہے .
مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل واقف
شکرک جدید کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا . اللہ تعالیٰ
مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے . مولود قاضی محمد رشید
کا نواسہ ہے .
آج معمولی بارش ہوئی ہے

کا رد ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں مصلوب ہو گیا
اس لئے ملعون ہے . اور خدا کی طرف سے اس کا رافع
نہیں ہوا . اور یہ سنا کر کہتے تھے کہ تین دن لعنتی رہ کر
پھر رافع ہوا . اور اس آیت نے یہ فیصلہ کیا کہ بعد وقت
بلا توقف خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا رافع روحانی ہوا . اور
خدا تعالیٰ نے اس جگہ دافع الی السماء نہیں
کہا بلکہ دافع الی غیر آسمان کا مشابہ نہ کرے .
کیونکہ جو خدا کی طرف جاتا ہے وہ روح سے جاتا
ہے نہ جسم سے ادھیجی الی ربک اس کی نظیر ہے
غرض اس طرح پر یہ جھگڑا فیصلہ پایا . مگر ہمارے نادان
مخالف جو رافع جسمانی کے قائل ہیں وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے
کہ جسمانی رافع امر متنازع فیہ نہ تھا . اور اگر اس لئے تعلق
امر کو بضر محال قبول کر لیں . تو پھر یہ سوال ہوگا کہ جو روحانی
رفع کے تعلق ہو اور نصار کے میں جھگڑا تھا . اس کا
فیصلہ قرآن کی کن آیات میں بیان فرمایا گیا ہے . آخر اوقات
کہ اسی طرف آنا پڑے گا . کہ وہ آیات یہی ہیں .

”توریت میں جو لکھا ہے . جو مصلوب کا رافع الی اللہ نہیں
ہوتا . تو یہ تو بچے بیبیوں کی عام علامت رکھی گئی تھی .
اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صلیبی
موت جو انہم پیشہ کی موت ہے . اور بچے بیبیوں
کے لئے یہ پیشگوئی تھی کہ وہ جو انہم پیشہ کی موت
سے نہیں مرینگے . اسی لئے حضرت آدم سے لے کر آخر
تک کوئی سچا نبی مصلوب نہیں ہوا . پس اس امر کو رافع
جسمانی سے کیا علاقہ تھا . ورنہ لازم آتا ہے کہ ہر
ایک سچا نبی جسے جسم عسفری آسمان پر گیا ہو . اور جو جسم
عسفری کے ساتھ آسمان پر نہ گیا ہو . وہ جھوٹا ہو . غرض
تمام جھگڑا رافع روحانی میں تھا . جو چھ سو برس تک فیصلہ
نہ ہو سکا . آخر قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا . اسی کی طرف
اللہ جل شانہ نے اشارہ فرمایا ہے یا عیسیٰ الخ
متوَقِّئُکَ ذَرِّ اَفْعٰکِ الخ . یعنی اے عیسیٰ میں تجھے
طبعی وفات دوں گا . اور اپنی طرف تیرا رافع کر دوں گا یعنی
تو مصلوب نہیں ہوگا . اس آیت میں یہود کے اس قول

الفضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیان دارالامان نمبر ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء

مرکز تنظیم اہلسنت نے مسلمانوں سے کیا لیا اور کیا دیا

(از ایڈیٹر)

ابتداء سے لیکر اس وقت تک مسیونریں ہزاروں مخالفتیں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں لگے۔ بڑے بڑے دعوے اور عزائم لیکر اٹھے۔ مگر جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے کچھ عرصہ ایٹری سے لیکر جوئی تک کا زور لگانے کے بعد گوشہ گنناحی میں روپوش ہو گئے۔ اس قسم کا غیر نفاذ انجام جن کم نصیبوں کا جوہر ہے۔ ان میں سے ایک احرار بھی ہیں۔ کچھ تو وہ وقت جب احرار کے ایک سرکردہ لیڈر صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے احرار کو مشورہ میں یہ یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ اگر تم لوگوں نے تین سال تک مخالفت کا علم بلند رکھا تو کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہ ملے گا۔ اور کیا یہ وقت کہ ۱۹۲۶ء میں ہی صاحبزادہ بقول خود احرار کے نفس ناطقہ مولوی شہر علی صاحب اظہر کے مشورہ سے خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (یدرہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے تشریف لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمانوں کے جانے پہنچانے کے لئے دوپٹ چھان کر کے کی التجا کی اور حضور نے ان کی یہ استعا منظور فرمائی۔

تک ظاہر کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ گویا علی کی آڑ میں شکار کھیلنے کی مثل پر عمل کر رہے ہیں۔ بااثر ہر بعض اخبارات میں پیشگی اجرت ادا کر کے احمدیت کے خلاف مضامین شائع کرانا اور احمدیت سے دھتکارے ہوئے ایک پیشہ ور ہنر نگار سے ہدایتی کرانا اپنا عظیم الشان کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اور اس بنا پر ایک طرف تو اپنے آپ کو "ہندوستان بھر کا دھارمائی تبلیغی ادارہ" قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو اس لئے ڈانٹ ڈپٹ کر رہے ہیں۔ کہ ان سے سال بھر میں صرف دس ہزار کی رقم وصول ہوتی۔ چنانچہ ۹ ربیع الثانی تک کی آمد ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۸۵۰۰ پیش کر کے لکھا ہے۔ "ہندوستان بھر کے واحد اسلامی تبلیغی ادارہ" کے کی سالانہ آمدنی آپ کے سامنے ہے۔ ۱۲ مارچ کو مرکز کالمالی سال ختم ہو گا۔ اس وقت تک زیادہ سے زیادہ یہ رقم دس ہزار تک پہنچ جائیگی۔ یہ ہے ہندوستان کی دس کروڑ مسلمانوں کی تبلیغی سلسلہ میں مالی قربانیوں کا ریکارڈ۔ حالانکہ انہی مسلمانوں نے صرف پنجاب میں لاکھوں پر بچاس لاکھ روپیہ سے کیا کم خرچ کیا ہو گا۔ اس کے بغیر مسلمانوں کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس اس طرح نکالی ہے۔

یہ ذکر تو ضحماً آگیا۔ اس وقت احمدیت کے خلاف روحا ہونے والی جس تحریک کا بیسیان مقصود ہے۔ اس کا عجیب و غریب نام "مرکز تنظیم اہلسنت" ہے۔ گویا اس کا حلقہ عمل صرف اہلسنت کہلانے والوں تک محدود ہے۔ تمام مسلمانوں کی صلاح اور بہبود سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اور عجیب تر بات یہ ہے کہ باوجود مطالبہ کے اسے اہلسنت کی تعریف بخوالہ آکر اہلسنت پیش کرنے کی جرأت نہیں بچھری۔ اس تحریک کے ہتھم نہ صرف یہ بنانے کے لئے تیار نہیں۔ کہ ان کا منصب اور نمبر کیا ہے۔ تاہم ارادہ نکایا جاسکے کہ یہ باگراں اٹھانے کی جرأت وہ کس بنا پر کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنا نام دوسرے مرکز تنظیم کو یہ بھی تو بتانا چاہئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (یدرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے)

ایک خط کا جواب

خط

محرمی جناب مرزا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-
بندہ آپ کو اس لئے تکلیف دے رہا ہے۔ کیونکہ میں بہت مدت سے تلاش حق میں پھر رہا ہوں۔ مگر کہیں تسلی نہیں ہوئی۔ آخر کار مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کی بعض کتابیں میری نظر سے گزریں اور میں نے اپنے اور آپ کے مولویوں کے مناظرے دیکھے۔ آپ کے مولوی ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ مگر ہمارے مولوی جھوٹ بولتے ہیں اور لوگوں کو کھتے ہیں۔ ہم جیت گئے۔ رفتہ رفتہ میرا دل احمدیت کی طرف مائل ہو گیا۔ اور میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا کہ میں احمدی ہونے لگا ہوں۔ مگر انہوں نے طرح طرح کے شکوک میرے دل میں ڈال دیئے۔ میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ اور ساتھ ہی خواہش کرتا ہوں کہ میرے مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب آپ کسی رسالہ یا اخبار کے ذریعے دیں۔ تا میرے جیسے گمراہوں کا بھلا ہو۔
۱) اس لئے کہ قادیان میں بہشت اور دوزخ بنا ہوا ہے۔ ایسے الجھن کا اہم اہم فیثقہ (۲) آپ اپنے آپ کو فضیلت عترت کے ہیں۔ مگر وہ تو خرمیازہ زندگی بسر کرتے تھے۔ مگر آپ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

(۳) تیسرے آپ کہتے ہیں۔ کہ سچ احمدی فوت ہو گئے مگر قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے کہ یا عیسیٰ اخی متوفیک ورافک اخی کر اے عیسیٰ میں تیری حفاظت کروں گا۔ اور تم کو اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ آپ کے مناظرین کے کہنے کے مطابق فوت ہو گئے اور بلند درجات کئے گئے مگر اخی کے معنی ہیں اپنی طرف مثلاً اگر میں کسی دوست سے کہوں کہ میرے پاس آنا تو وہ سمجھ لگا کہ اس نے مجھے اپنے گھر جوڑنگ میں ہے۔ بلایا ہے۔ اور پھر یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ کہ میرے گھر فرنگ آنا اسی طرح آپ کے لوگوں کا یہ کہنا کہ آسمان کا لفظ نہیں اور وہ آسمان پر نہیں جاسکتے۔ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) قادیان چھوڑ کر شخص کے پاس دوزخ بہشت ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی شخص پیدا ہوتا ہے۔ اس کا ایک گھر جنت میں اور ایک گھر دوزخ میں بنا دیا جاتا ہے۔ پھر جیسے اس کے اعمال ہوں اس کے مطابق اس کا گھر یا قی رہ جاتا ہے۔ دوسرا ضائع ہو جاتا ہے۔ سو دوزخ جنت تو سب کے پاس ہے۔ باقی رہا اعتراض سوا اس اعتراض کرنے والے چھوٹے ہیں۔ ایسی کوئی جنت دوزخ قادیان میں نہیں۔ آپ خود آکر دیکھ لیں۔

(۲) دوسرے امر کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت عمر اپنے زمانہ کے کھانے کھاتے تھے اور اپنے زمانہ کی سواروں پر چڑھتے تھے۔ میں اپنے زمانہ کا کھانا کھاتا ہوں اور اپنے زمانہ کی سواروں پر چڑھتا ہوں۔ مگر میں آپ بھی اس زمانہ کی چیزیں استعمال کرتا ہے۔ لیکن مجھ پر اعتراض کرتا ہے پھر آپ سوچیں کہ چل کر شیخ فقیر حضرت عمر سے زیادہ ریاضت ظاہری کرتا ہے۔ کیا وہ بڑا ہے یا حضرت عمر۔ میرا اور ان اعتراضوں کا یہ فرق ہے کہ میری کمائی کا بڑا حصہ دین کی راہ میں خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ متعرض لوگوں سے لیکر اپنے نفس پر خرچ کرتے ہیں۔

(۳) تیسرے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ آپ روزانہ میں اسبغین و عارض کی کرتے ہیں یا وہی معنی حضرت سید کے متعلق ہیں۔

ہو کہ اس وقت تک اس نے کونسا کارنامہ انجام دیا ہے۔ کس پہلو سے مسلمانوں کی ترقی اور اصلاح کی ہے۔ اسلام کی کونسی خدمت ادا کی ہے۔ اور دس ہزار روپیہ کہاں صرف کیا ہے۔ اگر اس رقم کے مقابل میں اس نے کچھ نہیں کیا۔ اور حقیقت ہے۔ کہ سوائے بعض اخبارات میں اجرتی مضامین شائع کرانے اور اپنے ایک کچھ اسکے ذریعہ بعض مقامات پر ہدایتی کرانے کے اور کچھ نہیں کیا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ دس ہزار روپیہ بھی بالکل ضائع کر دیا۔ کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ جو لوگ خود بخود مسلمانوں کے معاملہ میں رکھتے ہو جاتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو نہ لیتے۔ ان کے عقوبت کو

۱۹۴۷ء مارچ ۲۳ء قادیان دارالامان نمبر ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک متفقانہ مضمون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے من کی حقیقت

(۲)

من کیا چیز تھی

اب میں اس سوال کو لیتا ہوں کہ من کی چیز تھی؟ جیسا کہ پروفیسر نعیم الرحمن صاحب نے کہا ہے بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شبنم کے ساتھ گرتی تھی اور سفید سفید گول دھبے کے جوں کی طرح ہوتی تھی اور لوگ اسے جگہ میں پس کر یا اوکھلی میں کوٹ کر تو سے پر پکاتے تھے یا پھلکیاں بناتے تھے اور اس کا مزہ آنا تیل کا سا تھا۔ جب دھوپ نکل آتی تو من پھل جایا کرتا تھا۔ خروج باب ۱۶ و گنتی باب ۱۱۔ یہ چیز شبت کے دن نہیں گرتی تھی اور اگر لوگ جمع کرتے تھے تو سڑ جاتی تھی۔ موائے شبت کے دن کے۔ جو اس کے لئے جمع رکھی جاتی تھی وہ نہ سڑتی تھی۔ یہ من برابر اڑتیس سال تک بنی اسرائیل پر نازل ہوتا رہا گنتی باب ۵ اور اس وقت بند ہوا۔ جب انہوں نے موعودہ زمین میں قدم رکھا اور وہاں کا دانہ کھایا۔ یثوع باب ۱۲

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو بائبل کی بیان کردہ صفات کے مطابق ہو اور سینا مقام میں پائی جاتی ہو؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر مگر ان امور کو نظر انداز کر دیں تو میں معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقعہ ایک ایسی چیز سینا کے علاقہ میں پائی جاتی ہے جو شبنم کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور دھوپ کی گرمی میں پھل جاتی ہے اور تیل سا اس کا مزہ ہوتا ہے اور سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ جس کی ایک قسم کو ہمارے ملک میں شیر نشتر کہتے ہیں اور دوسری کو تاجبین اور ہندی میں اسے یورکس شہر ط کہا یعنی جو اسے کی مشکو کہتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں یہ چیز جو اسے کے درخت سے نکالی جاتی ہے۔ لاطینی میں اسے منا کہتے ہیں اور اس

چیز کی اہمیت پوری طرح طبی کتب میں بھی درج ہے۔ ان ٹیکو پیڈیا برٹیکا میں بھی درج ہے۔ چنانچہ اسے پروفیسر نعیم الرحمن صاحب نے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اس لئے میں اس مضمون کو چھوڑتا ہوں۔ بل یہ بتا دیتا چاہتا ہوں کہ یورپی ممالک نے شہادت دی ہے کہ اب تک اس علاقہ میں من من ہے۔ گو وہ شبنم کے ساتھ نہیں گرتا بلکہ ٹیکس گیلکا نامی درخت کا رس ہوتا ہے جس کی چھال کو جب ایک کپڑا سے اب گایسیر یا مینیفیرا کہتے ہیں پیچیدہ بنا ہے۔ تو اس سے یہ رس نکلتا ہے بغیر کپڑے کے انسانی ہاتھوں سے درخت کی چھال میں حگاف کرنے سے بھی یہ رس گر کر جمع جاتا ہے۔ اور مختلف ممالک میں اس درخت سے مختلف طریقوں سے لک کو جمع کیا جاتا ہے۔ سسلی اور خراسان کا من مشہور ہے۔ ہندوستان میں بھی جو اس کے درخت سے وید میں بتاتے ہیں ہمسر سے مصنوعی من بنا ہوا آتا ہے۔ لیکن اہلیا سے سچا من لیتے ہیں۔ بزاروٹ جون سیاح کا بیان ہے کہ سینا میں موجودہ درختوں کی تعداد کا اندازہ لگانے سے کہا جاسکتا ہے کہ سالانہ اڑھائی تین سو تیس تا چار سو تیس تیار ہو سکتا ہے۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ سینے زمانہ میں جنگل زیادہ وسیع ہوتا تھا۔ اور اس سے بہت زیادہ من تیار ہو سکتا تھا۔ لیکن جیسا کہ پروفیسر نعیم الرحمن صاحب نے لکھا ہے۔ بائبل میں بنی اسرائیل کی جو تعداد لکھی ہے۔ اس کے مطابق انہیں روزانہ چھبیس ہزار سات سو سیاس من کے قریب من کی ضرورت ہوتی ہوگی اور سالانہ ایک کروڑ من کے قریب۔ لیکن چھ سات سو من سالانہ جو اب وہاں پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک کروڑ من جس کی انہیں ضرورت ہوتی تھی۔ ان دونوں اندازوں میں اس قدر فرق ہے کہ خواہ قوت اچھم کہ کتنی ہی آزاد

چھوڑ دیا جائے۔ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ کسی زمانہ میں اس علاقہ میں اس قدر جنگل تھا کہ ایک کروڑ من من پیدا ہو جاتا تھا۔ خصوصاً جب ہم اس امر کو مد نظر رکھیں کہ اس علاقہ کا اکثر حصہ ایسا ہے کہ اس میں درخت پیدا ہی نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تعداد

ایک محل تو اس مشکل کا یہ ہے کہ ہم سمجھ لیں کہ بائبل میں جو تعداد بنی اسرائیل کی لکھی ہے۔ وہ بالکل آمیز نہیں ہے۔ گنتی باب ۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے جس سال سے زائد عمر سے لڑنے کے قابل مردوں کی تعداد بارہویں قبیلہ کو چھوڑ کر جن کی گنتی نہیں کی گئی چھ لاکھ تین ہزار اور پانچ سو پچاس تھی۔ اگر بارہویں قبیلہ کا اندازہ کر لیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ کل لڑنے کے قابل لڑا ساڑھے چھ لاکھ تھے۔ عورتوں بچوں اور جنگ کے قابل بوڑھوں کی تعداد کا اندازہ لگانے کے لئے ہم اس تعداد کو دس گنا زیادہ کر لیتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک عام اندازہ ہے کہ چھ فیصدی کے بچے کر دس فیصدی تک ملک کی آبادی جنگی خدمت کے قابل ہوتی ہے۔ ہم خیال کر لیتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سختی سے جنگی خدمت لیا جاتی تھی۔ اور کل تعداد بنی اسرائیل کی جنگی سپاہیوں سے صرف دس گنتی تھی۔ یعنی ۶۰ لاکھ۔

مگر عقل اس امر کو تسلیم نہیں کرتی کہ بنی اسرائیل ساڑھے لاکھ تھے کیونکہ آتما آدمی مصر سے اتنے قلیل فرعون میں نکل ہی نہیں سکتے۔ پھر دن پار کی سبھی جس میں آکر وہ بسے ہیں۔ اس قدر آبادی کی حامل نہیں ہو سکتی۔ فلسطین کی آبادی کا اندازہ ۱۹۰۰ میں آٹھ لاکھ ہوا۔ ہزار دو سو لاکھ تھا۔ دان ٹیکو پیڈیا برٹیکا چودھواں ایڈیشن

۱۵۵۱

اس ملک کا کل رقبہ ۹ ہزار مربع میل ہے۔ یعنی پنجاب کے کل رقبہ کا تقریباً چودھواں حصہ اور پھر اس کا ایک بڑا حصہ ناقابل سکونت ہے۔ صرف ریت کے میدان ہیں۔ جنہیں آباد نہیں کیا جاسکتا۔ پس اس ملک میں جو قبیلے آباد تھا۔ ساڑھے لاکھ آدمیوں کا آکر بس جانا بالکل خلاف عقل ہے۔ تھے حضرت موسیٰ کے ساتھ لکھتے رہا ہی ایک اور دلیل سے بھی یہ امر خلاف عقل معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل ساڑھے لاکھ تو درکنار چند لاکھ بھی ہوں۔ اور وہ اس طرح کہ حضرت نوح کی پیدائش سے لے کر حضرت یعقوب کے مصر میں داخل ہونے تک تقریباً دو سو سال کا عرصہ بائبل کے مطابق گوارا ہے۔ اس عرصہ میں حضرت ابراہیم کی نسل کے افراد بارہ لاکھ ہو چکے ہیں۔ عیسوی اولاد کو بھی اگر اس قدر فرعون کر لیا جائے۔ تو دو سو سال میں جو ہمیں افراد تک ان کی نسل ہو سکتی ہے اس کے بعد مصر سے نکلنے کے زمانہ تک دو سو سال گزرے ہیں۔ پس عام اندازہ تو یہی ہو سکتا ہے کہ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں کی نسل اس دو سو سال میں چھ سات سو افراد تک پہنچ گئی ہوگی۔ لیکن اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں کہ وہ بہت زیادہ بڑھتے تھے اور اولاد زیادہ ہوتی تھی۔ جب بھی پندرہ برس بزرگ زادہ تو کس صورت میں اتنی تعداد نہیں ہو سکتی اور اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ بنی اسرائیل اپنے سفر کے دوران میں معمولی شہر کے آدمیوں سے بھی ڈرتے تھے۔ اور احکام مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ یہ امر یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وہاں ہزاروں ہوں سے زائد نہ تھے۔ اس اندازہ کے ماتحت من کا وہ مقدار جو بنی اسرائیل کے لئے ضروری ہوتی ہوگی بہت کم رہتی ہے۔

من کی اہمیت

لیکن یہ سوال پھر بھی باقی رہ جاتا ہے کہ کیا بنی اسرائیل من پر گزارہ کر سکتے تھے۔ من میں کیا کیا چکھا ہے۔ ایک گوند ہے جو سے بھی مسہل ہے۔ اس غذا پر انسان چند دن سے زائد گزارہ نہیں کر سکتا۔ پھر بنی اسرائیل نے آدھیں سال تک امیر کی ہنگامہ گزارہ کیا تو یہ حقیقتیں ہیں اس سوال کی معقولیت کے قابل ہوگی ہیں

اور اب ان کا یہ خیال ہے۔ کہ من کی
جو اہمیت بائیسبل میں بتائی گئی ہے۔
اس میں مبالغہ اور زبرد آغل ہو گیا ہے۔ (من
ان کے نزدیک لین (Linn) نہ کے
دونوں کا نام ہے۔ جو قحط کے دنوں میں
لوگ کھانے لگتے ہیں۔ لیکن ایک بوٹی
ہے۔ جو سطح کے اوپر ہی آگ آتی ہے۔
بڑے لٹے اسے زمین کی ضرورت نہیں
ہوتی۔ اس لئے چٹانوں کی سطح اور درختوں
کی چھال پر ہی آگ آتی ہے۔ اس کی
بعض قسمیں پتھروں پر آگتی ہیں خصوصاً
چونے کے پتھروں پر اور جب اسے پتھر
سے الگ کیا جائے۔ تو جو اکر کے پکچے
ہوئے دانہ کے مشابہ ہو جاتی ہے۔
جب یہ بوٹی پک جائے۔ تو اس کے پھلکے
جڑ سے الگ ہو کر گول شکل اختیار کر لیتے
ہیں۔ اور ہلکا ہونے کی وجہ سے ہوا
انہیں اڑا کر دور دور لے جاتی ہے۔
(انسائیکلو پیڈیا بلیکا جلد ۳)
علماء و نباتات کے نزدیک یہ بوٹی
کھمب کی قسموں میں سے ہے۔ اگر نئے
یورپی محققین کی رائے تسلیم کر لی جائے
تو پھر یہ سوال حل ہو جاتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل
نے اس کھانے پر گزارہ کس طرح کیا۔
لیکن وہ سوال پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ بائیسبل
کی بیان کردہ من کی ماہمیت کے ساتھ
اس بوٹی کی کوئی مناسبت نہیں۔ نہ یہ بوٹی
سیٹی ہوئی ہے۔ نہ اس کا مزہ تازہ تیل کا سا
ہوتا ہے۔ اور نہ یہ بوٹی دوپہر کو کھل جاتی
ہے۔
قرآن کریم و حدیث شریف سے ائمہ
میرے نزدیک اس سوال کا جواب
ہمیں بائیسبل اور ان کی متعلقہ کتب سے
نہیں مل سکتا۔ یورپین محققین خواہ کتنا
ہی زور لگائیں۔ وہ اس سوال کا پوری
طرح جواب نہیں دے سکتے۔ کیونکہ وہ
اس سرچشمہ سے دور ہیں۔ جس سے
حقیقی علم عطا ہوتا ہے۔ تو
اگر ہمیں صحیح جواب کی ضرورت ہے۔ تو
ہمیں چاہیے۔ کہ قرآن اور حدیث سے
استمداد حاصل کریں۔
قرآن کریم اور حدیث میں من کے
متعلق مندرجہ ذیل حقائق بیان ہوئے ہیں۔

(۱) الم تر الی الذین خسروا
من دیا سہم وہم الوف
حذر الموت فقال لهم الله
موتوا ثم احياهم و بقرہ ۲۷
کیا تجھے ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جو
اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے اس
حال میں نکلے تھے کہ وہ ہزار کی تعداد تھے
اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں کہا کہ جاؤ
پھر انہیں اس نے زندہ کر دیا۔
(۲) و انزلنا علیکم العن
والسلسوی کلوا من طیبات
ما رزقناکم (بقرہ ۶۷) اور ہم نے
تم پر من اور سلسوی اتارا تھا۔ اور کسا
تھا کہ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس
میں سے اعلیٰ اور پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ۔
(۳) بخاری میں سعید بن زید کی روایت
ہے۔ قال قال رسول الله صلی اللہ
علیہ وسلم الکلمات من المین
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔ کہ کھمب بھی من کی اقسام میں سے
ہے۔ ترمذی میں ابو ہریرہ سے روایت
ہے۔ ان ناصان اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالوا الکلمات
جدد علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الکلمات من المین
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ
میں سے بعض لوگ اعراب کے توہمات
کے مطابق باتیں کر رہے تھے۔ کہ کھمب
زمین کی چپک ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس بات کو سن کر فرمایا کہ کھمب
"من" کی اقسام میں سے ہے۔
اور پر کی آیات و احادیث سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ بنی اسرائیل لاکھوں کی تعداد
میں مصر سے نہیں نکلے۔ بلکہ ہزاروں کی
تعداد میں نکلے تھے۔
(۲) جو چیز ان کے کھانے کے لئے
نہیا کی گئی تھی۔ وہ غذا کے لحاظ سے اعلیٰ
درجہ کی تھی۔ اور ایسی تھی جو غذا ایت
یا مزے کے لحاظ سے تکلیف دہ ہے۔
(۳) جو چیز بنی اسرائیل کو کھانے کے
لئے ملی تھی۔ وہ ایک چیز نہ تھی۔ بلکہ کئی چیزیں
تھیں۔ اور ان کئی چیزوں میں سے ایک کھمب بھی تھی۔
یہ ایک نہایت عجیب بات ہے کہ من

کا ذکر قرآن کریم میں تین جگہ پر آیا ہے ایک
سورہ بقرہ میں ایک اعراف میں اور ایک
طہ میں اور تینوں جگہ اس کے ذکر کے بعد
کلاوا من الطیبات کا فقرہ ہے جس
سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خیال کی
تردید کرنا مقصود ہے۔ کہ وہ کھانا طبیعت
پر بوجھ ڈالنے والا یا غذا ایت کے لحاظ
سے ادنیٰ قسم کا تھا۔
جیسا کہ ہم پہلے کی جس کا ذکر اوپر آچکا
ہے۔ تحقیق کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ
وہ بھی کھمب کی قسم کا پودا ہے۔ چنانچہ انسائیکلو
پیڈیا بلیکا میں لکھا ہے۔ "لین اور کھمب
کے اقسام بالکل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔
اور یہ امر ان اقسام کی مناسبت سے جو
ایک دوسرے کی طبیعتی سرحد پر واقع ہیں
بالکل ظاہر ہو جاتا ہے۔"
لیکن یہ امر ظاہر ہے۔ کہ لین خود... کوئی
اچھا کھانا نہیں ہے۔ بلکہ قحط کے ایام میں
مجبوراً اسے لوگ کھاتے ہیں۔ اس کے
برعکس کھمب اعلیٰ درجہ کے کھانوں میں سے
ہے۔ اور گراں قیمت پر فروخت ہوتی ہے
اور خاص طور پر اسے امرات کے لئے بویا
جاتا ہے۔ اور فرانس میں تو اس کی اس قدر
کھیت ہے۔ کہ پیرس میں ایک زمیندار ان
میں تین سے تین ہزار پونڈ تک کھمب منڈی
میں فروخت کرنے کے لئے بیچتا ہے۔
اور پھر یہ بے بسی جلد اگلے والی چیز چنانچہ
انگریزی میں اس چیز کو جو جلد ہو جائے۔
مشروم کہتے ہیں کھمب کی طرح پیدا ہونے
والی جیسے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے
جو کھانے سے تنگ ہوں۔ ایسی ہی چیزوں
کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو جلد آئیں اور
جلد استعمال میں آسکیں۔ اب کیا یہ صاحبان
بصیرت کے لئے عجیب بات نہیں۔ کہ بائیسبل
کے کثیر نسخوں اور علم طبیعات کے ماہروں
کی امداد کے باوجود یورپ میں بیسویں صدی میں
جس نتیجہ پر من کے متعلق پہنچا ہے۔ اور وہ
بھی ناقص صورت میں اس کی اب سے تیرہ سو
سال پہلے نہایت جامعیت کے ساتھ توضیح
کردی گئی تھی۔
احسان الہی سے ملنے والی غذا
میں جہاں تک مندرجہ بالا آیات اور احادیث
سے سمجھ چکا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ

نے اپنے فضل سے دشت سینا میں کھمب
ترنجبین اور ایسی ہی اور چیزیں جو جلد تیار
ہو جاتی ہیں۔ پیدا کر دیں۔ جن سے بنی اسرائیل
کو پاسبانی غذا ملنے لگی۔ اور چونکہ اس کے
لئے سخت نہیں کرنی پڑتی تھی۔ اس غذا کا نام
من یعنی احسان الہی سے ملنے والی غذا رکھا
گیا۔ وہ ایک قسم کی غذا نہ تھی۔ بلکہ کئی قسم
کی غذا میں تھیں۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ صاف
بتاتے ہیں۔ کہ کئی طرح کا من تھا۔ وہاں
سب میں ایک مناسبت تھی۔ اور وہ یہ کہ
عدائیں بل جلا کر اور محنت کر کے بنی اسرائیل
کو پیدا نہیں کرنی پڑتی تھیں۔ لیکن چونکہ
غذا میں اور بیشتر جو اس وقت کثرت سے
اس جنگل میں آگئے تھے۔ شکم میں تھیں
پیدا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ترنجبین
بھی کثرت سے پیدا کر دی۔ جسے دوسری
غذاؤں میں ملا کر کھانے سے ان کی صحت
درست رہتی تھی۔ لہذا یہ حقیقت ہے
من کی جس کثرت سے ان ایام میں پیدا
ہونا ایک معجزہ تھا۔ لیکن خود اس کا وجود
اس دنیا کی چیزوں میں سے تھا۔ وہ ایسی
غذا تھی۔ جسے ایک عرصہ تک کھا یا جاسکتا
تھا۔ اور اس کی مصلحت ترنجبین بھی ساتھ
پیدا کر دی تھی۔ تاکہ جنگل کی خشک غذا
کو نقصان نہ پہنچائے۔
سب سوال حل
اس تشریح کے ساتھ سب سوال حل
ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی کہ من کو لوگ دیر تک
کس طرح کھاتے رہے۔ اور یہ بھی کہ وہ سال
بھر کس طرح لٹی رہی تھی۔ اور یہ بھی کہ وہ قبل
کی طرح بھی تھی۔ اور اس سے روٹیاں بھی
بکیتی تھیں۔ اور پھلکیاں بھی بنائی جاتی تھیں۔
کیونکہ وہ ایک چیز نہ تھی۔ بلکہ کئی چیزوں کا نام
من تھا۔ اور اس تشریح کو تسلیم کر کے کوئی
خلاف عقل بات بھی تسلیم نہیں کرنی پڑتی ہے۔
ظہر وغیرہ کی قسم کی چیزوں پر ایک ایسی قوم جسے
اہم سیاسی اغراض کے لئے جنگل میں رہنا پڑا
ہے۔ گزارہ کر سکتی ہے۔ اور قرآن کریم کی باری
ہوئی مقدار کے مطابق قوم کا اس جنگل میں آسانی
سے بسر وقات کر سکتا نہ ممکنات میں سے نہیں ہے۔
رسالہ ادنیٰ دنیا کا نوٹ (۱۱۱۱۱۱)
"من کی حقیقت اس بحث پر مہلا دلچسپ
مضمون مولانا نعیم الرحمن صاحب ایم اے لیکچرار
الہ آباد یونیورسٹی کا نثر ہے۔ اس کو پڑھ کر

مضمون مولانا نعیم الرحمن صاحب ایم اے لیکچرار
الہ آباد یونیورسٹی کا نثر ہے۔ اس کو پڑھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تہنیت مبارک

دربارہ انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ

نمائندگان مجلس شوریٰ کے انتخاب کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر افتتاحیہ موقعہ مجلس شوریٰ ۱۹۷۶ء میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۶ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ اس حصہ کو متعدد بار شائع کیا جایا کرے۔ اس لئے اسے پھر درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مٹی مجلس شوریٰ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اے عزیزو جو مختلف جہات و اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو، ہمارے ذمہ داریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ تیرا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت سید محمد و عمو علیہ السلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے اہل بیت کے متعلق ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثنا وہ شخص ہے جو اس بات کو جانتا اور سمجھتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیاوی عمارتوں کے لحاظ سے روحانی صنعت میں ایسا ہی مرتبہ کئی ہے۔ جیسے دنیاوی عمارتوں میں شہنشاہ محل مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی عمارت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چہرے بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں۔ جسے کچھ کرانگلے اور پھیلے لوگ حیران رہ جائیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکان بنا جاتا کرتے تھے۔ ہماری میدیں ہی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فریضی

ہیں تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ہم پر یہ رحم کرے کہ جب ہم سو رہے ہوں تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم مجلس بددعہ کر اسی کے حضور سعادت شکر بجالائیں کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے۔ جس کا بجالانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں اور عاجزی اور ندامت سے خدا تعالیٰ سے کر دیا جاسکتا ہے۔ وہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے۔ اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے۔ اور اگر ہم اپنے اس حق کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے جس کی ہم امید لگانے بیٹھے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہئے۔

تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نامزدگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جاسکتا ہے۔ اور جب نامزدگی کا سوال ہو تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں۔ اسے بھیجا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی دسیت ہیں۔ اور کتنے اہم فریضے ہیں۔ جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑا بولا اور مستر فی تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ان کو نامزد بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ ملے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچانا ہوں۔ جو کام خدا کا ہو۔ وہ تو بہر حال اسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیا ہندہ اسی کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اور نامزدگی کے لئے جماعت اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے۔ کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نامزد نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نامزدہ کے طور پر بعض منفقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی جن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی جن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معتز تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دہشت تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ خواہ رکھتے تھے کہ انہیں ان کے نام کا موقع ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اور وہ یہ ہے کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے۔ تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑے اور معتز شامل ہوں جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی اور کوئی کسی طرف جھک جائے گا۔ اور کوئی کسی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں اور پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقع پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پڑتا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق۔ اور انتخاب کے موقع پر بجائے سیدگی اور منافقت کے ساتھ غور کرنے کے سر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اسی قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع رہے گی۔ بلکہ ایک اور نئے ذمیوی نظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجا چاہئے۔ جن کا ایمان آنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے خاتمہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں

کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں۔ او سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شورے سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہتے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نائیڈ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔ پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس یہاں پر توجہ دے سکیں۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریب کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقوفوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ بیہ نادانی کا خیال ہی جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے آئندہ بنا کر بھیجا چاہیے یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے اس لئے اسے آئندہ بنا کر بھیجا چاہیے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جانتے ہو۔ تو پھر تو کوئی مندوب بھی نہیں آئندہ بنا لینا چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی آئندہ بنا لینا چاہیے!

حقیقت یہ ہے کہ بچٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرے وجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بچٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر کے زمانہ میں کونسا بچٹ تیار ہوا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کو حضرت علیؓ کے زمانہ میں بچٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بچٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰؑ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بچٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کر کے کسی وقت ہم ضرور تاسیس مجلس کو اڑادیں۔ تو سلسلہ کو اس سے

کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بچٹ پرکٹ ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھنے ہوں۔ یا بڑے بولے اور محترم ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مد نظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو لیکر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دینی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حساسی معاملات میں بھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ فرد ایسے ہی غازی کو چننا جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کر۔ جو بولتا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ مؤثر ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور انفا نہیں۔ بلکہ وہ محض دینی علوم کا ماہر ہے۔ تو ہم اس کا بچٹ اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کر۔ جو اپنے دل میں کادد رکھتا ہو۔ جو بڑے بولے نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور بائیں ہمد بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ نہ کہ یہ کہ صرف دینی علوم و فنون کو مد نظر رکھا جائے۔ مادریہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی حسرت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک معمول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریب کو بقیہ جماعت تک پہنچادیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے آئندہ ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فساد ہی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹے اور دالے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز اخراجات اور اعتراض کرنے والے

ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تیر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیے۔ چاہے وہ اکثر و ظہور و پرہیز کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جائے۔ دالے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ نمائندہ جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے۔ خواہ وہ

اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں۔ خواہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی سرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی جاکے لئے اچھا ہے۔

یوم التلیخ برائے غیر مسلم صحابان

برساتوں سلطان بر اپریل بروز اربعہ غیر مسلم صحابان میں تلیخ کے لئے دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اپنے ہمدی کاموں کا حرج کر کے بھی یوم التلیخ میں جائے۔ یوم التلیخ کے سائے جانے کا مفہوم یہ ہے۔ کہ تمام دن سوائے حواج طبعی کے کوئی دوسرا ذاتی کام نہ کیا جائے۔ اور تمام دن بیہیم حق پہنچانے میں صرف کیا جائے۔ جماعتوں کو چاہئے کہ مرکز سے جو ہمدی سڑیچر بھیجا جائے۔ اسے سجدہ و طبعہ میں تقسیم کریں۔ اور ہر ایک سے عہد لیں کہ وہ اسے پورے کر اس پر عذر کرے گا۔ (ناظر دعوت و تلیخ)

لال پور مقدمہ کلاس کیلئے ڈل پاس واقفین کی فوری ضرورت

زمیندار خاندان کے ڈل پاس نو جوان اپنی زندگی وقف کر کے دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ انہیں مقدمہ کلاس لال پور میں ایک سال پڑھایا جائے گا۔ اور پھر سلسلہ کی زمینوں پر لگا جائے گا۔ اس کے لئے درخواستیں فوری طور پر آنی چاہئیں۔ درخواست میں یہ لکھا جائے۔ کہ عمر کیا ہے۔ والد صاحب کا نام کیا ہے۔ ڈل کو کس سال پاس کیا۔ ذرا ت کیا ہے۔ اور مکمل پتہ کیا ہے۔ انچارج تحریک حدید

مجالس خدام الاسلامیہ تو جہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے سلطان القلم قرار دیا ہے۔ حضور نے اسی قلم سے سیف کلام لپٹنے جوئے دشمن کو ہال کیا۔ اور سہی بڑا ہتھیار ہے جو حضور علیہ السلام نے اپنے خدام کے ہاتھ میں دیا۔ مجلس انفصار سلطان القلم خدام الاحمدیہ مرکز میں ایسے فوجیوں میں تخریب کا حکم میدا کر کے لئے یہی طریق استعمال کرتی ہے۔ اس سال پہلے رہتا ہے۔ اسے یہ مضمون تجویز کیا گیا ہے۔ "موجودہ زمانہ کا مصلح" اور انہیں مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں اتنا سس ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس مقابلے کے لئے پیش کریں۔ مضمون کی مضمونیت سائت نابارہ فلسفہ صفحات ہو۔ یہ مضامین۔ ۱۰ اپریل تک دفتر مرکز میں پہنچ جائے چاہئیں۔ اول۔ دوم۔ اور سوم رہنے والے کے خدام کو انعامات دینے چاہئیں گے۔ مضمون میں مذکورہ ذیل تین اشقوں کو خاص طور پر مد نظر رکھنا چاہئے (۱) تقدیم ربانی سنت یہ ہے کہ مرنے والی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلحین صحت ہوتے ہیں (۲) موجودہ دنیا میں ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اور اس کا نظارہ تھا (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ موعود مصلح ہیں۔ جن سے یہ کلام سرانجام ہوا۔ خاکار بنت اور جن مسکرتی

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی مختصر رپورٹ

مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی نور الحق صدیقی صاحب کے نام لکھیے

عیادت کے مقابلہ میں اجمرت کی شاندار فتح اور مسلمانوں کی طرف سے اظہارِ مسرت

مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ
انجارج مشرقی افریقہ اپنی نازہ رپورٹ میں
تخریر فرماتے ہیں
مبارک کے قاضی کو حلیج و مطالبہ حلف
پورے ایک سال کی فائوشی کے بعد شیخ الامین
چیف قاضی آت مبارک نے پھر ہمارے خلاف
قلم اٹھایا۔ اور ایک کتاب چالیس صفحات کی
”مردانی اور ان کی دھوکہ دہی“ کے نام سے
سواحلی زبان میں شائع کی۔ اور یہ ثابت
کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر احمدی نو ذمہ دار
قرآن حدیث سنت اور اجماع میں تخریب
و تہدید کرنا اور دھوکہ دہی ان کا کام ہے
گذشتہ سے پچیس سال اس نامزد مخالف
کی کتاب کا جواب مدلل طور پر دیا گیا تھا۔ اور
خیال تھا کہ اب یہ خاموش رہے گا۔ جوہی
اس نے یہ نئی کتاب شائع کی۔ اس کا جواب
خدا کے فضل سے مفصل سواحلی میں تیار
کیا گیا لیکن طباعت کی مشکلات کی وجہ سے
چھپ نہیں سکا۔ اس لئے فوری طور پر شیخ الامین
اور بعض دیگر مخالفین کو بذریعہ اشتہار چیلنج
دیا گیا ہے۔ کہ اگر ان میں جرأت ہے۔
تو وہ احمدیوں سے حق و صداقت معلوم کرنے
کے لئے مناظرہ کریں اور اگر مناظرہ کی جرأت
نہیں تو موکوک مہذب قسم کسی مسجد میں لوگوں
کے اجتماع میں الفاظ مخصوص کے ساتھ کھائیں
شیخ الامین سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ
اپنی کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر یہ قسم کھائے
کہ جو کچھ اس کتاب میں اس نے لکھا ہے۔
وہ درست ہے۔ اور اگر درست نہیں بلکہ
جھوٹ ہے۔ اور حضرت احمد علیہ السلام
برحق اور ائمہ ہدیہ جماعت مسلمان ہے اور
شعار اسلام کی پابند۔ اور وہ اپنے
بیانات میں جھوٹا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے
غیر معمولی عذاب سے ہلاک کرے۔ اس
دعا سے اس وقت شکرگاہ کا انعام بھی پیش
کیا گیا ہے۔ مشرطیکہ مقررہ الفاظ میں

مشرطیکہ کے ساتھ حلف کے مطالبہ کو پورا
کرے۔ اور جو شخص شیخ الامین کو اس حلف
کے لئے تیار کرے گا۔ اسے دو صدقہ
انعام دیا جائے گا۔ احمدیت کے مقابلہ
میں کاغذ پر توگ دیانت کو کام میں لانے
تو کذب و افتراء کرنے کی ان کو ضرورت
نہ ہوتی۔ دوسرا کی تعداد میں یہ اشتہار
شائع کر کے مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں
میں شائع کیا گیا ہے۔
ہمارے لٹریچر کا مقبول عام ہونا
”یسوع یا محمد“ کے عنوان سے مارون
مشن بٹور نے ایک مدت سے جھوٹا سا
رسالہ شائع کیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات پاک کے خلاف اعتراضات
کئے گئے تھے۔ آپ کی فاطمی لائف پر بھی
دشمن نے گند اچھالنے کی کوشش کی تھی۔
اسی طرح آپ کی تعلیم اور زندگی کا بیج کی
زندگی سے مقابلہ کر کے عیادت کو
برتر ثابت کرنے کی کوشش مشن والوں نے
کی۔ اس کا مدلل جواب ایک عرصہ سے
لکھ کر تیار کیا جا رہا تھا۔ لیکن حال میں اس کا
جواب اللہ تعالیٰ نے شائع کرنے کی توفیق
دی۔ یہ جواب ہم نے اپنے رسالہ سواحلی
میں شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان
ہے۔ کہ عزیز احمدیوں نے بھی ہماری اس کوشش
کو سراہا ہے۔ اور متعدد افریقین کے
خطوط مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں
پر آئے ہیں۔ جن میں انہوں نے نہ صرف
مزید رسالوں کا مطالبہ کیا ہے۔ بلکہ لکھا
ہے کہ ان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ایک ایسا
مختیار ہے۔ کہ عیادتوں کو وہ مسکت جواب
دینے کے قابل ہو گئے ہیں۔ ایک افریقین دوست
نے حکم نامہ آئے لکھا ہے۔ مدت
سے ہم عیادتوں کے حلقے برداشت کر رہے
ہیں۔ لیکن اس قسم کا رسالہ ”یسوع یا محمد“
کا جواب نہیں دیکھا۔ جس میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکات ذات کی پاکیزہ
خصائل کو اس عمدگی سے بیان کیا گیا ہے
اور آپ نے حضرت مسیح کی زندگی کا کسی قدر
حال لکھ کر عیادتوں کو سمجھانے کی جس رنگ
میں کوشش کی ہے۔ اس سے یہ کہہ سکتے ہیں
کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کجا میں
دیکھتے تھے۔ ہمیں یہ جواب پڑھا کہ
مسرت ہوئی۔ یہاں (لٹریچر کتب تصدیق)
بہت سے مسلمان ہیں جنہوں نے یہ رسالہ
بے حد پسند کیا ہے۔ ہم فرمیں یہ افریقین دوست
لکھتا ہے۔ وہ مجھے ہمیشہ سواحلی رسالے بھیج کر
میں عیادتوں میں تعجب کیا کروں گا۔ لکن میں
افریقین مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور ہماری
مخالفت کا ایک گروہ ہے۔ لیکن یہ رسالہ ”یسوع
یا محمد کا جواب“ یہاں پہنچا۔ تو معلم سکرو نے
اسے پڑھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔
”میں بہت ہی عاجزی سے درخواست کرتا ہوں
کہ براہ کرم یہ رسالہ مزید تعداد میں یہاں
بھیجا میں۔ کیونکہ یہ ان مسلمانوں کے لئے بھلا
مفسد ہیں جو عیادت کے خطرہ میں گھر سے
ہوئے ہیں۔ نیز لکھا۔ ”میں چاہتا ہوں کہ لوگو
اور مسلمانوں کے علاقوں میں یہ رسالہ بھیجوں۔
ایک اور افریقین نے جو نامہ لکھا ہے اس کا ترجمہ
دلا ہے۔ ہمارے ان رسالے اور سواحلی اشتہارات
کو پڑھا کر لکھتا ہے ”ہم سب نے ان رسالے
و اشتہارات کو پڑھا ہے جو آپ نے روانہ
کئے تھے۔ اور ان کے پڑھنے کے باوجود عیادتوں
کی مخالفت اور اسلام کو غلط رنگ میں پیش
کرنے کے ہم نے پورے تعجب سے دیکھا کہ
دین اسلام کی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔
ساؤتھون براؤس ٹانگا ٹیکا (مالی لینڈ)
کی ایک قبیلہ ارتکا سے ایک افریقین دوست نے
ان رسالے و اشتہارات کو پڑھا کر لکھا ہے۔
”یہ پہلی مرتبہ ہے کہ میرے ہاتھ میں یہ اشتہارات
درسا ئے آئے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر مجھے ایسا
اشتہاتی پیدا ہوا کہ نہ نہایت غور و فکر کے ساتھ
ان کو پڑھا۔ اور جب میں پڑھا رہا تھا۔ تو میری
بیانات تھی کہ میں اس بات کو برداشت نہ کر سکتا
کہ کوئی شخص مجھے کسی اور امر کی طرف متوجہ کر
پڑھا دیکھنے کے بعد میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ
وہ آپ کی مدد کرے۔ کہ دین اسلام کو زندہ و برتر
ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ آپ کو قدرت بخشے۔
یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اب اکثر افریقین

میں خطوط لکھتے اور ہم سے اسلامی لٹریچر
مطالبہ کرتے ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر کو توفیق
پڑھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے پر
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیر
مہمان سواحلی
مدت سے یہ ارادہ تھا کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے سورج حیات سواحلی زبان میں
کئے جائیں۔ لیکن فرصت نہ ملنے کی وجہ سے
دوسرے ترجمہ میں مشغول ہونے کی وجہ
یہ کام شروع نہ کر سکا۔ اب اس عرصہ میں یہ
معلم امری عبیدی کی سپرد یہ کام کیا کہ وہ
امیر المؤمنین ابیہ اللہ تعالیٰ کی تخریر فرمودہ
سیر موعود کو انگریزی ترجمہ ہو چکی ہے اس کا
سے سواحلی میں ترجمہ کریں۔ چنانچہ اس وقت
اسی صفحات فلکیپ سامرٹ کے اور اصلی کا
ترجمہ صفحات ترجمہ کئے جا چکے ہیں۔ انہوں
تو لہجہ دے تو ارادہ ہے کہ جب یہ ترجمہ ختم
تو نظر ثانی کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے سحر۔ است اور پیشگوئیوں کا ایک باب
کی تعلیم۔ حضور کی مخالفت کرنے والوں کا
حضور کے اخلاق عالیہ اور دشمنوں کی شر
کے چند باب نو دیکھ کر اس ترجمہ کے ر
شائع کر دیے جائیں۔ انشاء اللہ یہ ایک
مفسد کتاب یہاں کے حالات کے مناس
ہو جائے گی۔ و اللہ التوفیق۔
نیروبی میں محمد ابراہیم بیتی کی مساعی جہا
اس عرصہ میں جبکہ ہر آدم مکرم مولوی نو
صاحب اللہ نیروبی میں مقیم ہے۔ اصلاح موعود
پیشگوئی اور حضرت امیر المؤمنین ابیہ اللہ
کا خدائی اطلاع سے اعلان کے متعلق نیرو
جلسہ کیا گیا۔ جلسہ مذاقائے فضل و کرم
نہایت کامیاب رہا۔ حاضری کا اندازہ
دسیرا تھا اور ہر امر انتہائی طور
مسرت ہے۔ کہ اتنی حاضری آج تک ہمارے
جلسہ میں نہیں ہوئی۔ مسعود کے علاوہ
اور غیر احمدی دوست بھی کافی تعداد
لائے۔ جب ہال مجرک ٹوٹ ڈیواروں
دروازوں کے ساتھ کھڑے رہے۔
مولوی نور الحق صاحب انور نے نہایت اعلیٰ
کی جسکو سنی ناموسی سے سنا۔ سحر و دوسرو
تخریبی سوا لانت شیخ مسیح موعود
لکھنے کا انتظام کیا اور حضور کے دعوتی
اور اس پیشگوئی کی صداقت کو پیش کرنے میں
کی سستی کا زندہ ثبوت پہلک کے سامنے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ارشاد اور انصاف جماعت کی ذمہ داری

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی
سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
کا فرمودہ خطبہ مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ
۷ مارچ ۱۹۲۷ء آپ مطالعہ فرما چکے ہوتے
ہوئے۔ حضور کا منشاء مبارک یہ ہے۔
کہ ہر پانچ احمدی افراد سے یہ عہد لیا جاوے
کہ ان میں سے ہر ایک سال میں کم از کم ایک
نیا احمدی بنائے گا۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ
کا فرمن ہے۔ کہ وہ حضور کے اس ارشاد
کی تعمیل میں سب سے اول لبیک کہے۔
ہوئے اپنی کوششوں کو اس رنگ میں
شروع کر دیں۔ کہ وہ سال میں کم از کم
ایک فرد کو سلسلہ احمدیہ میں داخل
کرانے میں کامیاب ہوں۔

اس غرض کے لئے انچارج صاحبیت
دفتر پرائیویٹ سیکرٹری نے فارم وعدہ
صیغہ جماعتوں میں پُر کرنے کے لئے جوڑائے
ہیں۔ جس میں ہر ایک بالغ احمدی کا عہد
ہوگا۔ کہ وہ کم از کم سال میں ایک نیا احمدی
بنائے گا۔ خواہ وہ فرد طبقہ نظام سے
ہو۔ یا انصار سے جن کی عمر چالیس چالیس
سال سے زائد ہو چکی ہے۔ عہدہ داران
جماعت مقامی ہر ایک فرد سے پوچھ کر عہد
درج کر پائی گئے۔

اس ضمن میں ان احباب سے جو بلحاظ
اپنی عمر چالیس یا زائد از چالیس سال کے
انصار میں داخل ہیں۔ درخواست کرتا ہوں
کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں
کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ اپنی عمر اور
تجربہ کے لحاظ سے اس میدان عمل میں
نمایاں حصہ لیں۔ اور توفیق اللہ اپنی کوششوں
کے نمایاں نتائج ظاہر کر کے حضرت آدمی
کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نجات
انصار اللہ کا عملی ثبوت پیش کر کے
عز اللہ ما جو رہوں۔

دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں انصار کا
تبلیغی کھاتہ جماعتوں کو لکھوا جا رہا ہے۔
انچارج صاحبیت سے جو فارم عہد کا

واقف زندگی جو ایک لمبا عرصہ سماں لینڈ
اور ایٹھویا وغیرہ میں رہے ہیں۔ اللہ
تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں انصاف
بخشایا ہے۔ اور نہایت ہی سیدہ نوجوان ہیں۔
تبلیغ احمدیت کا انہیں بے حد جوش ہے۔
وہ اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔۔۔
”جب سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ
نے فرمایا ہے۔ کہ *gero hour*
آچکا ہے۔ اس وقت سے طبیعت تبلیغ کے
لئے بے حد متفکر رہتی ہے۔ اور رات کو
نیند بھی اس وجہ سے کم آتی ہے۔“ اپنے
قیام سماں لینڈ و ایٹھویا میں وہ نہایت
باقاعدگی کے ساتھ تبلیغ احمدیت کا فریضہ
ادا کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے
فضل سے انہیں بابرکت نتائج سے
بھی متمتع فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ انہوں نے
تازہ خط میں اطلاع دی ہے۔ کہ چند روز
ہوئے۔ جنگ جنگ میں حضرت مصلح موعود
ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے۔ جو عہد احباب
نے صیغہ کے لئے خط لکھوایا۔ اور بشرح
صورت دستخط کر دیئے۔ اور بہت سے
دوست نائل احمدیت ہیں۔ امید ہے۔ کہ
عاجز کے روانہ ہونے سے قبل اور جب دست
شرف قبول احمدیت حاصل کریں گے۔
یہ عہد احمدی دست دین کے عرب ہیں۔
الحمد للہ۔ ان دوستوں کا نظام جو ہماری
صاحب موصوف نے عہد دیدار مقرر کر کے
قائم کر دیا ہے۔ ان دوستوں کو مبارکباد
اور احمدیت کے شرف سے مشرف ہونے
اور تعلقات قائم رکھنے کے متعلق خط
بھی لکھا گیا ہے۔

انصار سلطان القلم

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نوجوان
احباب اور خصوصاً نوجوانوں میں تخریر کا
حکمہ پیدا کرنے کے لئے اور اسے ترقی
دے کر انہیں حضرت سلطان القلم علیہ
السلام کے قلمی انصار بنانے کے لئے مجلس
انصار سلطان القلم قائم ہے۔ تمام قلمی
خدمت کا جذبہ رکھنے والوں سے اتنا س
ہے۔ کہ وہ مجلس انصار سلطان القلم میں
شامل ہوں۔ تا وہ ایک تنظیم کے ماتحت اس
خدمت کو باصن بجالائیں (بشارت ارضی مکرر)

جو صاحب کرم نے قیام نیروبی میں
میں کام بھی نہایت عمدگی سے شروع
کیا۔ جس کے خدا کے فضل سے بابرکت ثمر
ہوئے۔ مسجد میں حاضری نمایاں طور
پر زیادہ ہو گئی۔ حتیٰ کہ صبح کی نمازیں نیروبی
میں ہر دور کے محلوں سے احمدی احباب
میں سے۔ صبح شام حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی کتب۔ بخاری شریف
میں دیتے ہوئے مناسب مواقع پر
بیان کرتے رہے۔

مائی قربانی

اس عرصہ میں نیروبی کی جماعت نے
تعالیٰ کے فضل سے مبلغین کی آمد و
رفت کے اخراجات کے سلسلہ میں ایک
محل رقم ادا کر دی ہے۔ ریزرو فنڈ
میں بھی کثرتِ دفعہ کر رکھا ہے۔ اور ان
بزرگ شہداء کے قریب رقم جمع کر
نے میں بکری ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب
بھی مبلغین کے کرایہ کی موعودہ رقم
دی ہیں۔ ٹانگانیکا کی جماعتوں نے
مبلغوں کا کرایہ اپنے ذمہ لیا تھا۔
سلسلہ میں ابو عبد اللہ اکرم صاحب
ساری جماعتوں کو تحریک کی۔ خدا
تعالیٰ سے دو مبلغوں کی رقم جمع ہو
ئی۔ اسی طرح یہ جماعتیں ریزرو فنڈ
میں بھی جمع کر رہی ہیں۔

نئے عہد پانچ کا تعارف

نیروبی میں برادر م مولوی نور الحق
ب کا غیر احمدی نوجوانوں سے
تکرار کے لئے کی غرض سے *Blue*
Room میں غیر احمدی نوجوانوں کو
تجارت چائے پر مدعو کیا گیا جس میں انگریز
لوگ تھے۔ چائے کی چمکے پر مولوی صاحب
نے تخریر کی۔ جس پر سب حاضرین
بھی تیار کیا۔ اس عرصہ میں بونیکا
جماعت جماعتوں کو تبلیغی کانفرنس
میں کی طرف توجہ دلاتے رہے۔
کے لئے یاد دہانی بھی کراتے رہے
اور حسن الجواز۔ مزید برآں
ملازمین کو مسجد میں اور ان کے
انچارج میں تعلیم دینیہ رہے۔
انہوں کو مری پڑھاتے رہے۔
اللہ تعالیٰ لینڈ میں احمدیت
پر دوسری نہایت اللہ صاحب

پُر کرنے کے لئے جماعتوں میں بھیجا ہے۔
انصار جماعت کا فرمن ہوگا۔ کہ اپنے
نام کے سامنے انصار کا لفظ لکھو اور
تا مرکز یہ انصار اللہ کا دفتر ان فارموں
سے وعدہ کنندگان انصار کے نام اپنے
رجسٹر میں درج کرے۔ اور اس بارے
میں دفتر مرکزیہ انصار اللہ کو مزید خط و
کتابت کی ضرورت باقی نہ رہے۔
جہاں پر مجالس انصار اللہ قائم ہو
چکی ہیں۔ وہاں کی مجالس انصار اللہ کے
زعما و مہتمم صاحبان تبلیغ کا فرمن ہے۔
کہ وہ انصار کے تبلیغی وعدہ کی فہرست
کو مکمل کرانے میں عہدہ داران جماعت
کا ساتھ بنائیں۔ اور تسلی کر لیں۔ کہ فارم
عہد میں ممبران انصار کے نام کے سامنے
انصار کا لفظ درج ہو گیا ہے۔
اور مناسب ہوگا۔ کہ زعماء صاحبان
انصار اپنی اپنی جگہ پر انصار کو جمع کر کے
محولہ بالا خطبہ جمعہ جو ۷ مارچ ۱۹۲۷ء
کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔
ایک دفعہ پڑھ کر پھر سنا دیا جاوے۔
تا حضور کے منشاء کو پھر سمجھ لیں۔ اس کے
بعد فارم عہد پُر کریں۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ
جماعت کے ہر ایک فرد کو حضور کے منشاء
کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین ثم آمین۔ خاک راہ انصار اللہ
نائب قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ۔

ہر خادم کم از کم ایک احمدی ضروری ہے

”اے جنوں کچھ کام کر بیجا میں تقویٰ وار“
سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح
الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تبلیغ پر
جتنا زور دیتے ہیں۔ وہ آپ کے خطبات سے
ظاہر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہر خادم
اپنے دل میں پکا ارادہ کرے۔ کہ وہ اس سال
اسنے زور سے تبلیغ کرے گا۔ کہ اسکی کوششوں
سے کم از کم ایک احمدی ضرور بن جائے۔ اگر آپ کے

نیند

جسمانی اور روحانی تازگی کا بہترین ذریعہ

نیند ہر جاندار کی بقا و حیات کے لئے جزو لا یتفک ہے۔ اس کے گوارا و امن و سکون میں دنیا چین و آرام حاصل کرتی اور تسکین آفرین سانس لیتی ہے۔ یہیں رات کی تاریکیوں میں نیند کی طرح اپنی آغوشِ راحت میں لیتی ہے۔ دن بھر کی پریشانیوں اور الجھنوں سے اکتائے ہوئے تاجر، محنت و مشقت سے بڑھ چلا ہوا اور داغی کاوشوں سے پریشان حال لکھے لکھے لوگ جب اس کے سایہ عاطفت میں رہتے ہیں تو نیند اپنے تمام محاسن، اپنے تمام نفعوں اور اپنی تمام تر خوبیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عام طور پر اس بات کا مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ انسان رات کو کام کرتے کرتے کیف و سرور سے بچکولے کھانے لگ جاتا اور آخر بستر پر دلالت ہونے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے گو یا ایک جامِ خاریں ہے جو عین وقت پر قدرت کی طرف سے اس کو پلایا جاتا ہے۔ جس سے دن بھر کی تھکاوٹیں پریشانیوں، تفکرات اور محنت و مشقت کے اثرات کا نور ہو جاتے ہیں۔ اور صبح سویرے انسان تازہ دم ہو کر روزِ مہر کے امور کو اپنے پروگرام کے ماتحت تنظیم و ترتیب سے باحسن و جود سرانجام دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔

فلسفہ نیند
اطباء قدیم نے جہاں نوم کا فلسفہ بیان کیا ہے وہاں وہ اس کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ روح نفسانی کا بعض حصہ بدنی سے علیحدگی حاصل کر کے اپنے مرکز کی طرف رجوع ہو کر راحت و آرام حاصل کرنے کا نام نیند ہے۔
گو یا اعضاء کی قوت تھک کر وہ رکنہ جدا ہونے کے بعد اپنے افعال انجام دینے سے رک جاتی ہے۔ جس کا ذکر

الفاظ میں یہ مفہوم ہے کہ اب ان کے آرام و راحت کا وقت ہے اور یہ اس وقت تک کوئی کام نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ ان کو سکون کا وقفہ نصیب نہ ہو۔ اگر یہ شرط نادر اور باعثِ صدمہ و نشتا طلمحہ قدرت کی طرف سے ہیں عطا نہ ہونا تو ہم کش مکش حیات میں کسی کام کے قابل نہ رہتے اور متواتر و پیہم ذہنی کاوشوں کا شکار ہو کر مجبور ہو جاتے۔

ایک دور و روز کی بے آرامی یا بے خوابی تو انسان زیادہ سے زیادہ سو کر پوری کر سکتا ہے۔ لیکن مسلسل و متواتر کئی روز تک ضرورت سے کم سوتا یا نہ سونے کی سعی عمل میں لانا ایک مضبوط و مضبوط انسان کی صحت کو ہمیشہ کے لئے خراب اور ایک ہنس مکھ اور شگفتہ مزاج انسان کو بڑبڑا اور خشک مزاج بنا دیتا ہے۔ انسان نیند کی احتیاج محسوس نہیں کر سکتا۔

ہر جمل امریکہ کے ڈاکٹر اس امر کی انتھک کوششوں میں مصروف ہیں کہ انسانی زندگی کے ہر گھنٹوں کو کاڈاؤد بنا لیا جائے اور نیند کے غیر ضروری ہونے کا نظریہ بلند بانگ اعلان کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اس پر یہ کہ انسان دماغی کام کرنے کے لئے تظمی طور پر یہ اکتائے اور دماغی آرام کی طرف مائل نہ ہو لیکن یہ ایک ایسا فطرتِ انسانی کے خلاف خیال ہے جسے عقل سلیم ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم کر سیکے لئے نیا نہیں اور نہ ہی دنیا ہی کو ایسی ہی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ لیکن جو دانیانِ ذر تک چند گھنٹے یا چند روز کیلئے نیند کو اڑانے میں کامیاب ہو جائیں لیکن پھر بھی انہیں اس کا بدلہ فرما کر پڑے گا۔ خواہ وہ خوشامناس نظر اور سامانِ عیش و طرب کی صورت میں ہو یا رقص و سرور کی محفلوں کو گھلانے کی صورت میں لیکن یہ سچی بات ناقص اور عارضی جو ہے جسے جو قدرت کے نظام کو نہیں روک سکتی اور انسان اپنے طبعی افعال کو پورا کرنے مجبور ہو جاتا ہے۔

غرضیکہ دنیا بھر کے فیلسوف اور ماہرِ طبیعیات اگر حیاتِ انسانی سے اس اہم ترین چیز کو جدا کرنے میں اپنی تمام تر سعی کو انتہا تک بھی پہنچا دیں اگر وہ اپنے فکر رسا کی جولانیوں کے ذریعہ حیرت انگیز انقلاب بھی دنیا میں پیدا کر دیں اگر وہ اپنی فلسفیانہ موشگافیوں سے ایک دنیا کو قائل کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تب بھی خدا کے قائم کردہ اس عظیم الشان نظام میں کوئی نخل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور نیند کا انسانی زندگی سے جدا ہونا ایک امر محال ہے۔

پرسکون نیند لانے کا ذریعہ پس سہی چاہیے۔ کہ قدرت کی اس بہترین نعمت سے فائدہ اٹھائیں۔ کھلی ہوئی جسمانی ورزش۔ سیر۔ شام کے وقت زود ہضم غذا کا استعمال پرسکون نیند لانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ضرورت سے زیادہ ورزش جس سے مکان محسوس ہو۔ نیند اڑا دینی ہے۔ سونے سے قبل غصہ۔ جوش۔ جذبات کا ایمان۔ دماغی کاوشیں۔ شور و غل اور روشنی وغیرہ نیند کے دشمن ہیں۔ بڑے شہروں میں شور و غل اکثر حساس طبائع کی نیند میں خلل ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض شہر وغیرہ میں بھی ایسی گہری نیند سونے کے عادی ہوتے ہیں۔ کہ ان پر گھوڑے بیچ کر سونے کی مثل صادق آتی ہے۔

روشنی میں سونا اس لئے دشوار ہوتا ہے کہ قدرت نے ہماری آنکھوں کے پردے اس قدر نازک بنا لئے ہیں۔ کہ معمولی روشنی بھی ان سے گزر سکتی ہے۔ اور ہم اس کے اثر کو محسوس کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات سکون و روشنی کی عدم موجودگی سے بھی نیند خراب ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یا سونے کی جگہ کا نامور ہونا یا بہت سخت اور بہت نرم ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے چار پائی اور لٹری کے اندر آرام دہ اور مناسب حال بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

لیکن عجیب بات ہے۔ بعض کو باوجود ان آرام دہ سامانوں کے بہا ہونے کے پھر بھی نیند نہیں آتی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کو حقیقی طور پر آرام Relaxation کا طریقہ نہیں آتا۔ شاید یہ امر اچھا معلوم ہو۔ کہ اس میں کون سے فن کی ضرورت ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ بہترین طور پر آرام کرنے

کا طریقہ ہی از سر نو زندگی اور فرحت و سکون بخشا ہے۔ اس لئے اس بات کا ضرور التزام رکھا جائے۔ کہ شام کی غذا زود ہضم اور ہلکی ہو۔ جس کے بعد شربت کے استعمال سے پرہیز کیا جائے۔ اگرچہ بعض دودھ پینے کے عادی ہوتے ہیں (بے خوابی کے مریضوں کو سونے کے قبل نیم گرم پانی سے غسل بہترین نیند آور ہے۔

موسم گرمی میں کھلے آسمان کے نیچے برسات میں کسی چھت وغیرہ کے نیچے اور موسم سرما میں ایسے کمرے میں سونا چاہیے۔ جو ہوادار ہو۔ اس کے روشندان ہر حالت میں کھلے رہنے چاہئیں منہ کو کھات وغیرہ سے ڈھانک کر ہرگز نہیں سونا چاہیے۔

نیند کے متعلق وقت کا تقیسی نیند کے تعین کے متعلق کوئی خاص قاعدہ مقرر کرنا تو محال ہے۔ البتہ شیر خوار بچوں کو ۱۶ یا ۱۷ گھنٹے چار سال کے بچوں کو ۱۲ گھنٹے بارہ سال کے بچوں کو دس گھنٹے اور سولہ سال کے نوجوانوں کو ۹ گھنٹے اور مکمل جوانوں کو ۶ سے ۸ گھنٹے اور بوڑھوں کو سات گھنٹے سونا چاہیے۔ زیادہ تر وہاں میں کرڈٹ پر سونا بہتر ہے۔ چت یا اوندھے سونا اچھا نہیں ہوتا۔ اس طرح کا ٹھکانا یا ڈال یا کمر وغیرہ کو سیکڑ کر اور گچھا بن کر سونے سے اجتناب ضروری ہے۔ دن کے وقت سونا مضرب ہے۔ جس سے دماغی قوتیں ڈھیلی اور سست ہونے کی وجہ سے کند ہو جاتی ہیں اور دماغی جلا نہیں رہتی۔ منہ سے بد بو آنے لگتی ہے۔ مجال کے لئے بھی مضرب ہے۔ اگر کسی کو دن کے سونے کی عادت پڑ گئی ہو۔ تو اسے تدریج چھوڑ دینا چاہیے۔

نیند کی گہرائی کا اندازہ محققین نے ایک تجربے کے گھڑیوں پر تانبے کا گیند مختلف اونچائیوں سے گرا کر نیند کی گہرائی کا اندازہ لگایا ہے۔ یہ پتہ چند منٹوں میں ہلکی ہوتی ہے۔ پھر ایک گھنٹہ تک سرعت کے ساتھ گہری ہو جاتی ہے۔ اور سونے کے دو تین گھنٹے بعد نیند بے انتہا گہری ہوتی ہے۔ اس کے بعد اسکی گہرائی اچھٹے گھنٹے تک کم ہوتی جاتی ہے۔ لیکن ادنیٰ درجہ کے حیوانات میں نیند ایسی گہری کبھی نہیں ہوتی جیسی کہ انسان میں ہوتی ہے۔

ضروری اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطہ جمعہ مطبوعہ اخبار الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۲۶ء میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح
 الثاني سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ”میں نے جو دفتر سعیت قائم
 کیا ہے۔ وہ مبلغین کے ذریعہ جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریوں کے ذریعہ جماعتوں کی ترقی
 کو نظر رکھنے کے لئے جماعتوں سے یہ عہدہ کے لئے سعیت جماعتی نام سے اعلیٰ احمدی اس سال
 لینے میں۔ اور یہ صرف جماعتوں سے ہی سعیت جماعتی عہدہ لیا جائے۔ بلکہ جماعتوں سے
 سعیت جماعتی عہدہ لیا جائے۔ اور ان کے سعیت جماعتی نام سے لیا جائے۔ بلکہ جماعتوں سے
 اس ہدایت، تعمیل کے لئے دفتر سعیت نے ”فارم نمبر یک“ دوسرے سعیت جماعتوں کو بھیجا دیا
 ہے۔ جن جماعتوں کو فارم نمبر تک وصول نہ ہوا ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں تا فارم انہیں
 بھیجا یا جائے۔“

جن جماعتوں کو فارم وصول ہو چکا ہے۔ وہ سعیت عہدہ سے پوری کر کے کو سعیتوں میں پنجاب
 کی جماعتیں ۵ مارچ اور باقی ہندوستان کی جماعتیں ۱۵ مارچ تک فارم نمبر یک کے
 حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سعیتوں میں بھیجا دیں۔
 اگر کوئی دفتر سعیت فری طرح راز و راست ایجاد عدہ بھیجا گیا ہے۔ تو بھیج سکتے ہیں بلکہ انہیں
 اپنے سیکرٹری تبلیغ کو بھی اطلاع کر دینی چاہئے۔ تا جماعت کی سعیت ناموں کے ساتھ نام نہرت
 کی ایک مکمل نقل سعیت کو اپنے پاس بھیج رکھی جائے۔
 پراڈفل امر ایڈیٹور اور ایڈیٹور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ
 اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے مدد سے مقررہ تاریخوں کے اندر اندر بھیجوانے کے لئے مناسب
 کاروائی کریں گے۔
 اخبار دفتر سعیت قادیان،

بھی مشاہدہ میں آئی ہے۔ کہ قریب لاکھ
 مریض رات کے اسی حد میں زائمتے میں
 نیند کی باسیرت!

نیند کی باسیرت کے متعلق تا حال میں
 قدرتی طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ وہ نہ تو
 طور پر نیند کی حالت میں۔ اور نہ اس قدر
 کہ قاریوں کو اس کے سامنے نہیں پیش کیا جا
 ناں ایک دو نظر سے جو کسی حد تک سترین
 حقیقت بھی ہیں۔ دلچسپی سے خالی نہ رہتے
 بعض محققین کا خیال ہے کہ کئی کئی
 فضلات سے مراد میں ایک شہ کی برہنہ
 کی کیفیت یہ ہے کہ نیند کا نیکو ہو
 جاتا ہے۔ چنانچہ اس نظر کی تائید میں
 ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ لکان کا باعث ایک
 حد تک آئینوں کی کمی اور کاروائی کے
 کی زیادتی سے اس وقت کی گئی کو
 کم کر دیتی ہے

اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ نیند میں
 عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ لیکن عضلات
 اجفان جو آنکھوں کو بند رکھتے ہیں۔ ان
 کی قوت انقباض بلاشبہ بڑھ جاتی ہے
 اسی طرح آنکھوں کی پلکیاں بھی دوران
 نیند میں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور پلکیاں
 کو اٹھا کر دیکھا جائے۔ تو آنکھوں کے
 ڈھیلے اور کھینچے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن
 ہر صبح سے ایک طرف سے دوسری طرف
 پھر رہتے ہوتے ہیں۔ یہ سب نیند میں قوت
 کی طرف سے جسمانی درد خالی تازگی کا ایسا بہترین
 ذریعہ حاصل ہے۔ کہ اس پر حیرت بھی ہم خدا تعالیٰ
 کا شکر کریں گے

تذرا صحت اور صحت طیبہ اخبار ”علی گڑھ“ ستریک جدید

نیند میں قدرت کی طرف سے ایک ایسا
 پر سکون و تفریح عطا ہوتا ہے۔ کہ جب ہم
 سو رہے ہوتے ہیں۔ تب ہمارے تمام اہم
 افعال سست ہو جاتے ہیں۔ مثلاً تنفس اور
 قلب کی حرکت بھی سست ہو جاتی ہیں۔ پیش
 کی پیدا نش میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ اس وقت
 سخاوت و سخاوت بھی کم خارج ہوتے ہیں
 جسم میں حرارت کی پیدا نش بھی کم ہوتی ہے
 یہی وجہ ہے۔ کہ نیند میں بدنیت بیداری کے
 زیادہ بڑی محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ یہاں
 تک اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ حرارت کی پیدا نش
 نیند کے دوران میں نصف کے قریب رہ
 جاتی ہے۔

اسی طرح نیند میں حرارت جسمانی کے متعلق
 ایک اور دلچسپ مشاہدہ جو کہ مقابلاً رات
 کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک
 شخص جو رات کو سو رہتا ہے۔ اگر اس کی حرارت
 جسمانی کا اندازہ رات کے تین بجے کیا جائے
 تو اس کی حرارت بہت ہی کم ہوگی۔ خواہ
 وہ اس وقت نیند کی حالت میں ہو یا بیداری
 میں۔ اور اگر وہ اپنی حالت کو بدل دے
 یعنی بجائے رات کے دن کو سو مانا شروع کر دے
 تو تقریباً چھ گھنٹے بعد ہی نیند چور ات کو
 کئی رات کا سو مانا تھا۔ دن کو تین بجے
 روزنامہ نام شروع ہو جائیگا۔ اور اسی طرح
 اگر وہ شخص بیدار ہو کر سونے کی عادت
 ڈالنا شروع کر دے۔ تو بھی جلد ہی نیند آسنا
 چھ گھنٹے بعد پھر ہی نیند ہو کر آئے گا۔
 اور بجائے دن کے رات کے تین بجے
 حرارت بہت ہی کم محسوس ہوگی۔ یہ بات

تذرا صحت اور صحت طیبہ اخبار ”علی گڑھ“ ستریک جدید

اکسیرق دنوں کیوں سے بھنگا تعالیٰ لا علاج ترقی بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ ہر کی ترقی
 کو لیاں مکمل کر دیں اور پھر۔ میں طیبہ عجائب گھر قادیان

جواش جالیوں کہ نہایت خالص اور گراں قیمت اور اس مرکب اعلیٰ درجہ کی
 قیمت دو روپے چھٹیاں جو قریباً لاکھ کے پورے ہیں۔ اس کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی جواش جالیوں کے
 تینوں مکھن مالہ جواش جالیوں کے پورے ہیں۔ اس کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی جواش جالیوں کے
 میں طیبہ عجائب گھر قادیان

عرق نور (جسٹوٹ)
 عرق نور سب سے زیادہ صحت بڑھانے والی ہے۔ پراچا اور ایرانی کھانسی۔ دائمی قیض۔ درد و کمر جسم پر
 خارش۔ دل کی وجہ کن۔ برقان۔ لڑتے پیشاب اور جڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیماریوں
 کو دور کر کے سبھی بھوک پیدا کرتا ہے۔ یہ مقدار کے برابر صلیغ خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اٹھانے کو پورے
 کرنے کے لئے ہے۔ عرق نور۔ جو توتوں کی جلد ایام ماہیاری کی بیماریوں کو دور کرنے کے قابل اور لاڈ
 ہے۔ سبب میں اور اٹھانے کی لاجواب دوا ہے۔ عرق نور کا استعمال صرف باریوں کیلئے مخصوص نہیں ہے۔
 بلکہ بزرگوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچانے کے لئے نیشی یا ایکٹ ۳۰۰ پر صرف ملا کر
 المشرف ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان (پنجاب)

خصو صیت کی وجہ سے نام شائع کرنا چاہئے
 ستریک جدید کے جن مجاہدین کا عہدہ ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل ہو جائیگا خواہ وہ
 دفتر اول کے بارہویں سال کا عہدہ کر کے اور کرنے والے ہوں۔ خواہ دفتر دوم کے
 سال دوم کا عہدہ اور تیسرے سال کے نام ۳۱ مارچ کو تین تا حضرت امیر المؤمنین
 خلیفۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور روئے پیش کئے جائیں گے۔
 چنانچہ یہ وہ اصحاب ہیں۔ جنہوں نے اپنے وعدوں کو وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دیا
 ہے۔ ان کے نام اس خصوصیت کی وجہ سے اخبار میں شائع کرنے کی کو سعیتوں کی
 جلسہ کی سبب ستریک جدید کا ہر مجاہد ۳۱ مارچ تک ایجاد عدہ سو فیصدی
 مرکز میں داخل کریں۔
 (ذرا فضل سکریٹری)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۲ مارچ۔ انتخابات کے بعد نئی پنجاب اسمبلی کا بجٹ پیش کر کے شروع ہو گیا۔ ایران کی آئینی اصلاحات میں سے صرف تین خالی تھیں۔ گورنر نے سپیکر کے باقاعدہ انتخاب تک مسٹر ایس بی سنگھ کی پیشکش کو منظور کر دیا تھا۔ ایک حسب معمول ٹیکہ بارہ بجے ایران میں داخل ہوئے۔ اور اپنی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ اور ارکان کے حلف اٹھانے کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مسٹر خیرت علی حلف نامہ پڑھنے کے لئے اٹھے۔ مگر ابھی انہوں نے اپنا نام ہی لیا تھا کہ مسلم لیگی بچوں سے "خدا ہا بیت دے" "خدا ہا بیت دے" کے آواز بے بند ہوئے۔ اس کے جواب میں وزارتی بچوں نے تالیان بجائیں اور سیر ہیر کیا۔ ہنگامہ آرائی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وزیر اعظم کے بعد سردار بلوچ سنگھ اور لالہ یحیٰ حسین پھر نے حلف نامہ پڑھا۔ اور ان سے کسی نے تفریق نہ کیا۔ مگر چونکہ وہ اب مسٹر علی خاں خیرت علی خاں نے حلف نامہ لے کر اٹھے۔ غوغا آرائی پھر شروع ہو گئی۔ پورے ممبر مسٹر گل نے سپیکر شپ کے لئے اسٹر ایس بی سنگھ کا نام اور راجہ غضنفر علی خاں نے ملک برکت علی کا نام پیش کیا۔ ۹۱ بجے مسٹر سنگھ کے حق میں اور ۷۹ سے ملک صاحب کے حق میں ووٹ دیا۔ اس نتیجہ کا اعلان ہونے پر وزارتی بچوں نے تالیان بجائیں۔ اور مسلم لیگ پارٹی نے کشیم کشیم اور خدا خدا کے نعرے لگائے۔

انتخاب صدارت کے بعد وزیر اعظم نے تجویز پیش کی کہ کل ۲۲ مارچ کو اور اس کے بعد جمعہ کے علاوہ باقی ایام میں اسمبلی کے اجلاس کا وقت ہر ایک دو پہر سے ۱۲ بجے سیر ہیر ہو۔ جمعہ کے دن اجلاس صبح دس بجے سے ۱۲ بجے دو پہر تک جاری رہے گا۔ مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے راجہ غضنفر علی خاں نے اسکی مخالفت کی۔ چند اور تقریروں کے بعد تقسیم آرا کا مطالبہ کیا گیا۔ نئے ارکان نے اس کے حق میں اور ۷۸ (مسلم لیگی ارکان) نے اس کے خلاف ووٹ دیے۔ سپیکر نے اعلان کیا کہ تحریک منظور ہو گئی ہے۔ اجلاس ملتوی ہو گیا۔

واشنگٹن ۱۲ مارچ۔ رئیس ٹرومین نے ہندوستانی کی آبادی کو جسے خاتوں کا اندیشہ لاحق ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل پیمانہ ارسال کیا ہے۔ جو کچھ ہماری طاقت میں ہے۔ وہ سب کچھ ہم کر دکھائینگے۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ جو وعدہ ہم کر چکے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ کر دکھائیں۔

واشنگٹن ۱۲ مارچ۔ مشترکہ نوڈلرز نے ہندوستان کے لئے چاول اور گندم کی جو مقدار مقرر کی ہے۔ اسے ہندوستانی وفد خوراک کے دوا دارکان سرسائی دی رام مورتی اور سرمنی لال نانادتی نے ناکافی قرار دیا ہے۔ اور ولایات متحدہ امریکہ کے لوگوں۔ اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی مدد کریں۔

لاہور ۱۲ مارچ۔ آج مسٹر جناح نے ایک اعلان میں واضح کیا۔ کہ میرے نزدیک کچھ جداگانہ قوم کی حیثیت سے علیحدہ ریاست قائم کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں۔ میں اس کا مخالف نہیں ہوں۔ بشرطیکہ سکھ واضح کر دیں۔ کہ وہ ریاست کہاں قائم کی جائے گی۔ میں سکھوں اور مسلمانوں میں کجوتہ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار ہوں۔

لندن ۱۲ مارچ۔ "ڈیلی ایبیک" میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی اول درجہ کی طاقت نے جو تومیسوی پالیسی رکھتی ہو۔ ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ تو اس سے ترکی اور ایران کی آزادی بھی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ کانگریسی جی اور ان کے ساتھی کہتے ہیں۔ کہ انگریزوں کے ہٹے جانے کے بعد ہندوستان بیرونی حملہ آوروں سے اپنی حفاظت کر سکے گا۔ مگر یہ دعویٰ بے بنیاد معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اول تو انگریزوں کے واپس آنے ہی ہندوستان میں فائدگی شروع ہو جائیگا۔ لیکن بغیر اس کے اگر تمام فریقوں کے اختلافات دور ہو جائیں تو بھی ہندوستان اپنی حفاظت نہ کر سکے گا۔ لاکھنؤ ۱۲ مارچ۔ علوم ہوا ہے۔ کہ یو۔ پی۔ میں یکم اپریل کو صحیح وزارت۔ قائم ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۱۲ مارچ۔ امریکہ کے ایک نہایت ہی مشہور ریڈیو مبصر نے آج ایک اعلان کے ذریعہ کہا ہے۔ کہ مجھے نہایت ہی خفیہ ذرائع سے اطلاعات ملی ہیں۔ کہ اب برطانیہ نے ہندوستان میں فوراً ایک کونسل کو منتخب قائم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اور اگر اس سلسلہ میں مسٹر جناح نے برطانیہ کی اس تجویز کے ساتھ تعاون نہ کیا۔ تو حکومت برطانیہ مسٹر جناح کو بالکل نظر انداز کر کے ملک کے دیگر مسلمانوں کو کونسل کو منتخب کی شمولیت کی دعوت دے گی۔ مسٹر جناح نے اس اعلان کیا ہے۔ کہ اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ مسٹر جناح کی ضد پر اسے نظر انداز کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

واشنگٹن ۱۲ مارچ۔ اگرچہ روس نے سیکورٹی کونسل کے اجلاس کے اتوار کی درخواست کی ہے۔ لیکن اتحادی اقوام کی آرگنائزیشن کا سیکرٹریٹ آج نیویارک روانہ ہو گیا ہے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل حکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کی درخواست کے باوجود سیکورٹی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔ ایران کا معاملہ ریجنٹ لایا جائے گا۔ انقرہ ۱۲ مارچ۔ ترکی فوج کے کمانڈر جنرل کیا زیم کار بنکر جو ترکی کی جنگ آزادی کے دنوں میں کایشیا کے محاذ جنگ کا ایچی بح تھا۔ ترکی تمام فوجی جرنیلوں میں سے ممتاز شخصیت ہیں۔ ایک پریس اسٹریو کے دوران میں جنرل موصوف نے بیان کیا۔ کہ ماسکو حکومت نے ترکی سے کچھ علاقوں کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ترکی کی پالیسی حسب دستور رہے گی۔ کہ ترکی خود کسی سے کچھ مانگتا نہیں ہے۔ اور نہ اپنے پاس سے کسی کو کچھ دینے کا ارادہ بھی ظنی نہیں رکھتا ہے۔ اگر سوڈین پونین نے اپنے مطالبات پر اصرار کیا۔ تو چارے پاس سوائے جنگ کرنے کے کوئی اور چارہ کار نہیں ہوگا۔ روس جن علاقوں کا مطالبہ کرتا ہے ان میں سے درہ دانیال اور آجائے با مسفوس تو ترکی کی گردن ہیں۔ اور قاصد ہماری ریپبلک کی

بڑی ہے۔ روس ہمارا کلا کاٹنے اور ہمارا کر قوت کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جو ہم جینے کیسے مان سکتے ہیں۔

لندن ۱۲ مارچ۔ ایرانی سرحد پر برطانوی فوجوں اور گرووں میں جو تصادم کی اطلاع موصول ہوئی تھی وہ غلط ہے۔ واضح ہے کہ اس سرحد پر کڑو آپس میں ہی مصروف جنگ ہیں۔ برطانیہ فوجیں کوئی مداخلت نہیں کر رہیں۔ اور ایرانی فوجوں نے بھی کسی عراقی علاقے پر دست درازی نہیں کی۔

لندن ۱۲ مارچ۔ برطانیہ اور امریکہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ حکومت روس اتحادی اسمبلی کی سیکورٹی کونسل میں ایرانی مسئلہ پر بحث کرنے کی ہر ممکن مخالفت کرے گی اور ظہران میں براہ راست کوئی اقدام کر کے اس معاملے کو سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔ بہر حال اگر ایرانی معاملہ سیکورٹی کونسل میں لایا گیا۔ تو روس اور امریکہ میں بڑی گراہم بحث کی توقع ہے۔ ایرانی مسئلہ کو ریجنٹ لانے کے لئے جو خطرہ اپنا اختیار کیا ہے۔ روس اس کی مخالفت کے علاوہ اس خبر پر زور دے گا۔ کہ یہ معاملہ کونسل کے ایجنڈے میں نہ شامل کیا جائے۔ اگرچہ اس معاملے میں حسب معمول رائے شماری ہوگی۔ مگر روس اپنے ویٹو اختیار کا استعمال کرنے پر تیار ہوگا۔

لاہور ۱۲ مارچ۔ گورنر پنجاب نے ملک وکس مواعیلات۔ ایکٹ لائی اور لوکل سلیف گورنمنٹ کے حلقے جو بدری لاہور کی سنگھ کو دیئے ہیں۔ اور میان محمد ابراہیم بون کو ریجنٹیشن۔ سید ملک ریڈیف اور سید علیہ کے حلقے دیئے گئے ہیں۔

لندن ۱۲ مارچ۔ لندن کی مسجد احمدیہ نام صاحب نے آج شب آٹ کٹر بمبئی کی اس اسمبلی کی حمایت کی ہے۔ کہ ہندوستان میں وزارتی مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ کلکتہ ۱۲ مارچ۔ انڈینیشیا سے ہندوستانی افواج کی پالیسی کے متعلق حکومت ہند نے جو اعلان کیا تھا۔ اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ کلکتہ میں ہندوستانی فوج کے متعدد ارکان واپس پہنچ گئے ہیں۔

ظہران ۱۲ مارچ۔ ایران کے سابق وزیر اعظم سید ضیاء الدین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سید

سید ضیاء الدین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سید